سفرِ بیروت.........مجاہدین اسلام بعلبک میں

جامعۃ الاوزاعی اور جامعہ بیروت الاسلامیہ کے مختصر وزٹ کے بعد ہم نے بعلبک جانے کا ارادہ کیا ......اور اس کے بارے میں تمام ضروری معلومات حاصل کرلیں...... معلوم ہوا کہ بیروت سے بعلبک صرف ۸۳ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے......بعلبک ایک قدیم تاریخی شہر ہے رومیوں کے دور (۶۴م سے ۳۰۵ بعد مسیح) میں اس کا قدیم نام ہیلوپولیس بھی رہا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں مدینۃ الشمس یعنی سورج کا شہر...... جبکہ بنوامیہ کے دور میں اسے قلعہ کہا جاتا تھا......بعلبک میں اپنے دور کا سب سے بڑا معبد (ہیکل) تعمیر کرنے کا خیال رومانیوں کو نجانے کیوں پیدا ہوا شاید اس لئے کہ یہ شہر بہت اہم جغرافیائی محل وقوع کا حامل تھا اور اسے تجارتی قافلوں کی منزل گاہ سمجھا جاتا تھا یہیں سے شام کے لئے مال تجارت گزرتا اور خشکی کے راستوں پر مال بردار سواریاں روانہ ہوتیں......اس معبد کی تعمیر میں دوسو سال تک کام ہوتا رہا کئی نسلیں بیت گئیں اور ہیکل عظیم کی تعمیر جاری رہی......آج بھی بیرونی سیاح اسی ہیکل کو دیکھنے آتے ہیں جہاں سالہا سال تک زبردست سالانہ وماہانہ پروگرام ہوا کرتے تھے......بیزنطینی دور (۳۹۵......۶۳۵م) میں جب روم کا دارالحکومت روما سے بیزنطہ میں منتقل ہو گیا تو بعلبک کے اس ہیکل کی رونقیں بھی ماند پڑ گئیں تا آنکہ اسے بند کر دیا گیا بیزنطینی مورخ سقراط سکولا کے بقول قسطنطین شاہ روم نے یہاں ہونے والی تمام تقریبات پر شاہی اعلان کے ذریعہ پابندی عائد کردی......

مسلم مجاہدین کب بعلبک پہنچے اور انہوں نے اسے کب اور کس طرح فتح کیا اس کے بارے میں تاریخی مصادر (تاریخ بعلبک از نصر اللہ مؤسسۃ الوفا بیروت) بتاتے ہیں کہ مسلم مجاہدین نے بعلبک کا رخ ۱۳ ہجری میں کیا اور اسے ۱۳ ۔اور ۱۴ ہجری میں دوبار فتح کیا۔ایک بار معرکہ یرموک سے قبل اور دوبارہ معرکہ یرموک کے بعد تا آنکہ ۱۵ ہجری میں فتح مکمل ہوئی......بعلبک میں مسلمانوں کو ہرقل کی فوجوں سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا......حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے فتح بعلبک کے لئے پیش قدمی کی تو......حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح نے پانچ ہزار گھڑسواروں کا لشکر دے کر وصیت کی......خالد! میں تمہیں اللہ کے تقوی کی وصیت کرتا ہوں' اور ہدایت کرتا ہوں کہ ان (رومیوں) کو مہلت نہ دینا' بلکہ فوراً حملہ کر دینا' انہیں قلعوں میں زیادہ دیر تک کھاتے پیتے رہنے اور پناہ نہ لینے دینا' اور نہ زیادہ عرصہ انتظار کرنا ورنہ ان کی مدد کو مزید رومی لشکر آجائیں

رمضان المبارک کی [illegible] سے شیاطین قید میں [illegible] جاتے ہیں

گے...... جونہی پہنچو حملہ کرکے کام شروع کردو...... اور اگر مزید کمک کی ضرورت محسوس کرو تو مجھے فوراً اطلاع کرو...... اور اگر میری ضرورت پڑی تو میں خود بھی انشاء اللہ تمہاری مدد کو آ جاؤں گا...... خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دمشق حمص اور قنسرین میں رومیوں کی پیش قدمی اور بعلبک سے ان کے انخلاء کی خبر سنی تو بعلبک میں داخل نہیں ہوئے یہ ۱۳ ہجری کی بات ہے...... پھر دمشق کی فتح کے بعد ۱۴ ہجری میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ خالد کے ساتھ حمص اور جوسیہ پہنچے خالد کو قنسرین فتح کرنے بھیجا اور خود بعلبک کا رخ کیا...... اہل بعلبک نے ایک سال کے لئے ان سے سالانہ جزیہ (چار ہزار درہم اور پچاس جوڑے دیباج کے دینے) پر صلح کر لی اور اسلامی حکمرانی کو تسلیم کر لیا...... چنانچہ ایک سال بعد حضرت ابوعبیدہ پھر بعلبک کی طرف متوجہ ہوئے جہاں سے انہیں مسلسل خطرات محسوس ہو رہے تھے...... اس ایک سال کے عرصہ میں بعلبکیوں کی طرف سے فلسطین اور شام کے علاقوں میں مسلم مجاہدین کے خلاف مدد کا سلسلہ بھی جاری تھا...... چنانچہ حضرت ابوعبیدہ نے اسے حتماً فتح کرنے کا ارادہ کیا اور اللہ نے انہیں اس میں کامیابی دی......... بعلبک ہی وہ مقام ہے جہاں سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا کا مزار شریف ہے...... بعلبک علماءِ اسلام کا مسکن و موطن رہا ہے...... حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ یہیں کے تھے...... شیخ محمد بن علی بن ابی المضاء، الشیخ محمد بن حسین الحارثی المعروف بالشیخ البہائی جو کہ ہندسہ و حساب کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں، خلیل مطران، عدی بن مسافر الہکاری، الشیخ محمد الحرفوشی الحریری الشامی، اور دیگر علماء کرام کا تعلق بعلبک سے بتایا جاتا ہے...... ہمیں بعلبک کے بارے میں ہمارے استاذ گرامی جسٹس مفتی سید شجاعت علی قادری (رحمہ الباری) سے انشاء العربیۃ کے اسباق کے مابین زیادہ تعارف ہوا...... اگرچہ انہوں نے بھی اس وقت تک بعلبک کو دیکھا نہیں تھا......... مگر پڑھایا خوب تھا...... خاص طور پر مجھے اور علامہ غلام نصیر الدین نصیر صاحب کو (جو ان دنوں جامعہ نعیمیہ لاہور میں استاذ و شیخ الحدیث ہیں......) جوپیٹر (jupeter) والا سبق اب تک نہیں بھولتا.........

بعلبک میں موجود گرجا (ہیکل) کا طول و عرض اتنا ہے کہ اطمینان سے اسے دیکھنے والا دو دن چلتا رہے تو تھک کے بیٹھ جائے اور اس کے سارے گوشے پھر بھی نہ دیکھ پائے...... یہ ایک مکمل شہر ہے...... جو بظاہر تو قلعہ نما ہے اور قلعہ ہی کہلاتا ہے مگر اس قلعہ کے اندر اس ہیکل کے علاوہ نجانے کیا کچھ تعمیر کیا گیا...... جس کے کھنڈرات اس کے باطل ہونے کی چغلی کھا رہے ہیں اگرچہ وہ ایک زمانے میں بزعم خود حق کی علامت کے طور پر ابھرا تھا مگر اسلام کے حق نے اس باطل کو زھوق کی راہ دکھائی...... اور پرچم اسلام بعلبک پر بھی بلند ہو کر حق

وصداقت کا اعلان کرنے لگا.......... اللہ رب العزت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ وخالد بن الولید ودیگر فاتحین صحابہ کے درجات مزید بلند فرمائے جن کی بدولت اسلام نے دنیا کی سپر پاورز کو شکست اور باطل مذاہب کو گھر کی راہ دکھائی..........

بعلبک میں منجملہ دیگر آثار کے ایک مزار بھی ہے جسے حضرت خولہ کا مزار کہا جاتا ہے..... یہ خولہ کون ہیں واضح نہیں، مگر خولہ بنت ازور کی طرف لوگوں کا زیادہ رجحان ہے..... انہیں حضرت ضرار بن ازور کی بہن کہا جاتا ہے اور شام کے معرکوں میں ان کی شمولیت کا چرچا ہے..... ان کی بہادری وجواں مردی کا ایک قصہ عربی و اردو ادب میں تسلسل سے بیان ہورہا ہے..... مگر اس کی اسناد ضعیف ہیں..... کتبِ رجال میں، صحابہ کی تاریخ میں، سیر الصحابہ میں، اسد الغابہ میں، اور دیگر مراجع میں خولہ بنت ازور کا کوئی ذکر نہیں ملتا، ملتا بھی ہے تو صرف اتنا کہ وہ ضرار بن ازور کی بہن تھیں..... مگر وہ قصہ جو ان کی طرف منسوب ہے شامی معرکوں میں سے ایک معرکہ میں جوانمردی کے ساتھ لڑنے اور اپنے بھائی کو دشمن کے نرغے سے آزاد کرانے کا اکثر مصادر ومراجع نے اس کا انکار کیا ہے اور اسے واہی بتایا ہے..... (اللہ اعلم بالصواب)

تاریخی طور پر خولہ بنت ازور کا وصال بعلبک میں ثابت نہیں تاہم ان کے بھائی کا مزار شام میں ہے اور ہم نے ان کے مزار کی زیارت کی ہے..... بعلبک میں موجود مزار خولہ عین ممکن ہے انہی کا ہو..... تاہم مسلم، عیسائی اور یہودی سبھی اس مزار کو مقدس مانتے اور یہاں آتے ہیں.....

بعلبک جانے والے راستے پر ہر طرف فوج کی چوکیاں قائم ہیں کیونکہ اس علاقہ میں دشمن سے چھیڑ چھاڑ جاری ہے جو کبھی گرم کبھی نرم ہوتی رہتی ہے.....

اگلے روز ہمارے دورے کا آخری دن تھا ہم نے رات ہی کو بقول ہمارے ایک دوست کے درختِ سفر (رختِ سفر) باندھ لیا تھا اور صبح سرٹیفیکٹ رتقسیم اسناد کا جلسہ تھا اس میں شرکت کے بعد ہم نے ائرپورٹ کی راہ لی..... قسطنطنیہ کا ٹکٹ ہم نے پہلے ہی خرید رکھا تھا..... مدت سے آرزو تھی کہ میزبانِ رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضر ہوکر اس مردِ مجاہد کی تربت کی زیارت کی جائے جس نے جہاد قسطنطنیہ میں شریک ہوکر وصیت کی کہ مرجاؤں تو میری میت دشمن کے علاقہ میں جہاں تک جا سکو جا کر دفنانا.......... اللہ اکبر..........

ہم جیسے فقیر منش لوگوں کی مثال اس گدھے سے کم نہیں جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ تحمل

انجکشن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

اسفارا..... کتابیں مل جائیں تو ہم سب کچھ بھول جاتے ہیں' اور کتابیں کسی صورت لے چلنے کی کوشش کرتے ہیں اگر چہ ان کا وزن کتنا ہی کیوں نہ ہو' بیروت میں جتنے علماء سے ملاقاتیں ہوئیں سب نے کوئی نہ کوئی کتاب تحفہ میں دی..... دورے والوں نے الگ کتابوں ایک بیگ دیا' مکتبہ علمیہ سے جو کتابیں ملیں وہ خوبصورت بھی مگر وزنی بھی..... کچھ ہم نے خود خریدیں..... ملا جلا کر من بھر سے اوپر وزن ہو گیا........ اور ہمیں ائیر لائن میں اجازت تھی صرف تیس کلو لے جانے کی جبکہ ۲۵ کلو تو ہمارے کپڑوں کا وزن تھا' اور کوئی دس کلو کے تحائف جو ہم نے احباب کے لئے خریدے..... اب کیا کریں؟ کیا چھوڑیں کیا لے کر جائیں.....؟ آپ بھی مشورہ دے سکتے ہیں .....(کیونکہ ابھی سفر جاری ہے)

......☆......☆......☆......☆......☆......

قارئین ومقالہ نگار حضرات سے گزارش

بعض احباب ہمیں، اخلاقیات ، فضائل ومناقب اور اعراس بزرگان دین کی مناسبت سے مضامین ، اشتہارات اور بعض مقامات وشخصیات سے جذباتی وابستگی کی مظہر تحریریں اشاعت کے لئے ارسال فرماتے ہیں۔ جبکہ اس مجلّہ کا موضوع فقہ المعاملات ہے۔ لہذا براہ کرم ہمیں فقہ المعاملات سے متعلق مواد ہی اشاعت کے لئے ارسال فرمائیں۔

۲۔ مجلّہ فقہ اسلامی عوامی پرچہ نہیں بلکہ فقہ المعاملات سے دلچسپی رکھنے والے طلبہ واہل علم کا ایک علمی وتحقیقی مجلّہ ہے اس کے اس معیار کو مزید بہتر بنانے کے لئے معیاری مقالات کی ترسیل کی صورت میں آپ کی معاونت ہمارے لئے باعث افتخار ہوگی۔ (مجلس ادارت)

خون دینے یا خون اور گلوکوز چڑھانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا